اسلامی فنون لطیفہ

از: ٹائٹس برکہارٹ

۴۔ وہ انتقادات جو اسلامی فنون لطیفہ نے فن کے جدید علم تاریخ پر کئے ہیں۔

فنون لطیفہ کی تاریخ پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان میں ہم اکثر یہی پڑھتے ہیں کہ اسلامی فنون لطیفہ جس وقت اپنے ابتدائی مراحل سے گزر رہے تھے' ان میں جدت پسندی وندرت کا عنصر پایا جاتا تھا یعنی یہ وہ زمانہ تھا کہ جب ان فنون نے اپنے بزرگوں کی میراث کو یکجا جمع کر کے انہیں نئی شکل وصورت دینا شروع کر دی تھی لیکن بعد کے ادوار میں ان پر ایسا جمود طاری ہوا کہ کسی نئی چیز کی تخلیق نہ ہو سکی۔ انہی کتابوں میں ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ اگرچہ مذکورہ تصاویر نے مسلم اقوام کے درمیان نسلی اختلاف پر مکمل طور پر خط باطل تو نہیں کھینچا لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ انفرادی جدت پسندی کے چشمے خشک ہو گئے۔ اور یہ کام آسانی سے اس بنا پر ہو گیا کہ مذہب نے نقاشی وپیکر تراشی کو ممنوع قرار دے دیا جس کے باعث یہ فن بہت گہری اور حیاتی ابعاد سے محروم ہو گیا۔

یہاں ہم نے ان منفی احکام کو جو شدید ترین شکل میں پیش کئے گئے ہیں بعینہ نقل کر دیا ہے' لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ صرف چند ہی یورپی محقق ایسے ہیں جو ان حقائق کو اس صورت میں قبول کرنے کے لئے تیار ہیں جو یہاں پیش کئے گئے ہیں۔ اب بہتر یہی ہو گا کہ ہم ان حقائق کو مزید صراحت کے ساتھ بیان کریں۔ کیونکہ مذکورہ احکام اس محدودیت کے باوجود جو کہ اس میں موجود ہے، اس رائے کے اظہار میں مدد دیتے ہیں جو فی الحقیقت اسلامی فنون لطیفہ کی ماہیت کے عین مطابق ہیں۔

۵۔ اس تنقید کا جواب کہ کیوں بعض مسلمانوں نے فن نقاشی کو ممنوع سمجھ لیا ہے:

مذکورہ اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے سب سے پہلے ہمیں آخری اعتراض کو مدنظر رکھنا چاہئے یعنی یہ کہ دین اسلام نے مجسمہ سازی کو کیوں ممنوع کیا؟ اس ممانعت کے دو پہلو ہیں' ایک طرف تو قرآن مجید نے بت پرستی کو قطعی ممنوع قرار دیا ہے۔ مجموعی طور پر اسلام میں بت پرستی سے مراد یہ ہے کہ خداوند تبارک وتعالیٰ کے اوصاف کو مختلف مشہود صورتوں میں نہ تراشا جائے درحالیکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ ذات سبحانہ وتعالیٰ ہر اس وصف نیز تمام ان اوصاف سے برتر وبالا ہے جو زبان سے ادا کئے جاتے ہیں۔ دوسری طرف ہمارے پاس رسول اکرمؐ کی ایسی احادیث موجود ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص خلاقِ عالم کے عمل کی تقلید کرتا ہے اور زندہ موجودات' بالخصوص انسانوں کے نقش ونگار یا مجسمے بناتا ہے تو وہ گویا نہ صرف اس اسلامی حرمت کی خلاف ورزی کرتا ہے بلکہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔ موخر الذکر ممانعت کا ہمیشہ اور ہر جگہ مکمل طور پر پاس نہیں رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس مسئلے کا تعلق انسان کے اپنے عمل سے زیادہ اس کی نیت سے ہے بالخصوص ہندستان اور ایران میں فنکاروں نے تو یہ دلیل بھی پیش کر دی کہ اگر کسی پیکر کی نقاشی کسی موجود شے' کی تقلید کے مقصد وارادے سے نہیں کی گئی ہے بلکہ اس کی تصویر کشی اس کے مشابہ کی گئی ہے تو یہ اقدام جائز ہے جو بذات خود ایرانی نقش ونگار میں غیر تصوری! اسلوب کے وجود میں آنے کی ایک دلیل ہے اور یہ وہ اسلوب ہے جس میں منظر کشی کے ذریعے تین ابعادی تصوراتی فضا ذہن میں پیدا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان مناظر میں کم رنگ کے سایوں کا

بھی استعمال نہیں ہوتا۔ اس قسم کی نقاشی کے لئے جو جواز پیش کیا گیا ہے، اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی مسجد ایسی نہیں جس کی آرائش وزیبائش مجسموں یا تصویروں سے کی گئی ہو۔ اور خداوند تعالیٰ کو انسانی وجود میں پیش کیا گیا ہو۔

اگر ہم ان مسائل کو سطحی طور پر دیکھیں تو ممکن ہے کہ اس زاویے سے سوچنے لگیں کہ اسلامی نظریے اور پیرایشگری کی پوریٹن (PORITAN) تحریک میں باہمی مماثلت پائی جاتی ہے اور یہ وہ تحریک تھی جو اس رائے کی حامی تھی کہ اگر مقدس فن لطیف میں مسئلہ رمزیت[۲] کی جانب اگر ذرا بھی بے توجہی کی گئی تو اسے کذب و دروغ کے مترادف قرار دیا جائے گا۔

تصویری فن کے رمزی ہونے کی حیثیت اس خیال پر قائم ہے کہ وجود شے مشکوک ہے درحالیکہ وجود حقیقی، ذات واحد ہے۔ اور اصل حقیقت وجود میں، تمام موجودات باہمی طور پر مساوی و متحد ہیں۔ چنانچہ تمام افراد میں ہر فرد کسی نہ کسی شکل میں اصل حقیقت وجود کا ہی جلوہ ہے۔ اور اس قاعدے کی رو سے جس کا قرآن میں ہزاروں صورتوں میں استعارے کی زبان میں بیان کیا گیا ہے' مذہب اسلام نے ہرگز غفلت نہیں برتی ہے' مثلاً ایک جگہ خداوند تعالیٰ اس صحیفہ' مقدس میں فرماتا ہے: وان من شئی الا یسبح بحمده... (کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ بیان کر رہی ہو۔ (سورہ بنی اسرائیل آیہ ۴۴) اگر اسلام میں انسانوں کی تصویر کشی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے تو (عیسائی پیرایشگر مصوروں کی رائے کے برخلاف) اس کی وجہ یہ نہیں کہ تخلیق و ایجاد کی مقدس صنعت کی جانب سے بے اعتنائی برتی گئی ہے بلکہ اس کے برعکس اس کا سبب یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق انسان خلیفہ فی الارض بنا کر بھیجا گیا ہے۔

چنانچہ پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے خلق آدم علیٰ صورته (خداوند تعالیٰ نے آدم کی تخلیق اپنی صورت پر کی ہے) یہاں صورت سے مراد صفات میں شباہت ہے۔ کیونکہ جو قوتیں انسان کو عطا کی گئی ہیں وہ خدا کی ہفتگانہ صفات کا جلوہ ہیں اور وہ ہیں: حیات، علم، ارادہ، طاقت، سماعت، بصارت اور کلام وغیرہ۔

انسانی پیکر کے بارے میں جو مسلمانوں کا موقف ہے، جب اس کا مقابلہ ہم اس موقف سے کرتے ہیں جو عیسائیوں کا ہے تو ہمیں مندرجہ ذیل پیچیدہ مطالب سے متعلق زیادہ غور و فکر کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ تو ہم جانتے ہی ہیں کہ عیسائیت میں پیکر انسانی کے بارے میں جو عقیدہ ہے اس کے ساتھ مسلمانوں نے جو راہ و روش اختیار کی یہ اسی کا اثر تھا کہ بازنطینی تمدن میں وہ تحریک عالم وجود میں آئی جو بازنطینی شمائل شکنی[۳] کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن ساتویں عالمی مجلس شوریٰ نے اس تحریک کا جواب دیتے ہوئے یہ بات واضح کر دی کہ مندرجہ ذیل دلائل کی بنا پر عیسائیوں کے نزدیک عبادت میں شمائل کا استعمال جائز ہے:

"اگرچہ ذات خداوندی کو اوصاف کے جامے میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کلمة الله چونکہ انسانی ہیولیٰ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اختیار کر کے ظاہر ہو چکا ہے اور جسے اس کی شکل میں واپس بلا لیا گیا اور حسن خداوندی اس کے جسم میں حلول کر گیا ہے اس بنا پر فن تصویر کشی، شمائل سازی کے ذریعے تجسّم کے اس راز کو نمایاں کرتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس عقیدے کے بارے میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے نظریات میں واضح فرق ہے لیکن بہرصورت دونوں مذاہب کے پیروکاروں کا حقیقت پر مبنی اس امر پر اتفاق ہے کہ انسان شباہت خداوندی کا حامل ہے۔

تصویر کشی جیسے مقدس فن سے متعلق عیسائیت میں جو عمیق ترین توضیحات پیش کی گئی ہیں اس میں سے ایک شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں بیان کی ہے اور جس کا ذکر کر دینا یہاں مناسب ہوگا۔ موصوف نے لکھا ہے: اہل بیزانس نے فن صورت سازی کو اوج پر پہنچا دیا ہے کیونکہ وہ اس عقیدے کے حامی ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی فردانیت ان کی تصویر میں جلوہ گر ہوتی ہے تاکہ انسان اس پر تمام افکار و خیالات کو مرکوز کر کے خداوند واحد کی جانب متوجہ ہو سکے۔ جو قول بطور دلیل پیش کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیکر کا رمز و علامت ہونا مسلم متکلمین کے لئے فی نفسہ ناقابل فہم بات نہیں اگرچہ وہ احکام قرآنی کے پابند ہونے کے باعث مقدس ہستیوں کے مجسموں کو تسلیم کرنے کے ہمیشہ ہی منکر رہے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ تنزیہ (پاکیزگی، مجسمہ پرستی سے دوری) کو شبیہ سازی پر مقدم سمجھتے ہیں۔ تثلیث (دوگانگی) کے جو پہلو ہیں ان میں سے پہلا پہلو

یعنی تنزیہ' حتی انسان کا مشابہ خدا ہونا خود ہی حل ہو جاتا ہے۔ امر واقعی یہ ہے کہ وہ ہفت گانہ صفات جو انسان کو شبیہ الٰہی کہلائے جانے کا موجب ہوئی ہیں یعنی حیات' علم' ارادہ' طاقت' سماعت' بصارت اور کلام کا مشاہدہ کسی طرح بھی کسی شکل و صورت میں نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ مجسمے میں نہ زندگی ہوتی ہے اور نہ ہی دانش و طاقت وغیرہ اس بنا پر پیکر یا مجسمہ انسان کو جسمانیت کے رتبے سے بھی گرا دیتا ہے۔

اگرچہ یہ ہفتگانہ صفات انسان میں محدود ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنی قوت کی بنا پر خدائی اوصاف کا حامل ہے چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے: "...... میں وہ کان بن جاتا ہوں جس سے میرا بندہ سنتا ہے' میں وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ (تا آخر)۔ "انسان میں وہ معانی موجود ہیں جنہیں وہ کسی بھی فطری طریقے سے بیان نہیں کرسکتا۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ (ہم نے (روز ازل) اپنی امانت (اطاعت و عبادت) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو وہ اس کو اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوئے اور اس سے ڈر گئے مگر انسان نے اسے (بے تامل) اٹھالیا۔ بیشک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم اور نادان ہے)۔ (سورہ الاحزاب آیہ ۷۲)

یہ امانت عام انسانوں میں محض قوت ہے۔

لیکن انسان کامل یعنی انبیاء و اولیاء اور پیغمبران خدا میں یہی قوت درجہ فعلیت تک پہنچ گئی۔ یہ امانت کامل انسانوں میں باطن سے ظاہر تک میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور ان کا نور ان کے ظاہری جسمانی سراپے پر درخشاں ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس خوف سے کہ اس امانت خداوندی کی بے حرمتی نہ ہو اسلامی فنون لطیفہ میں کوشش کی جاتی ہے کہ پیغمبران خدا' اولیاء و انبیاء کی تصویر کشی سے اجتناب کیا جائے۔

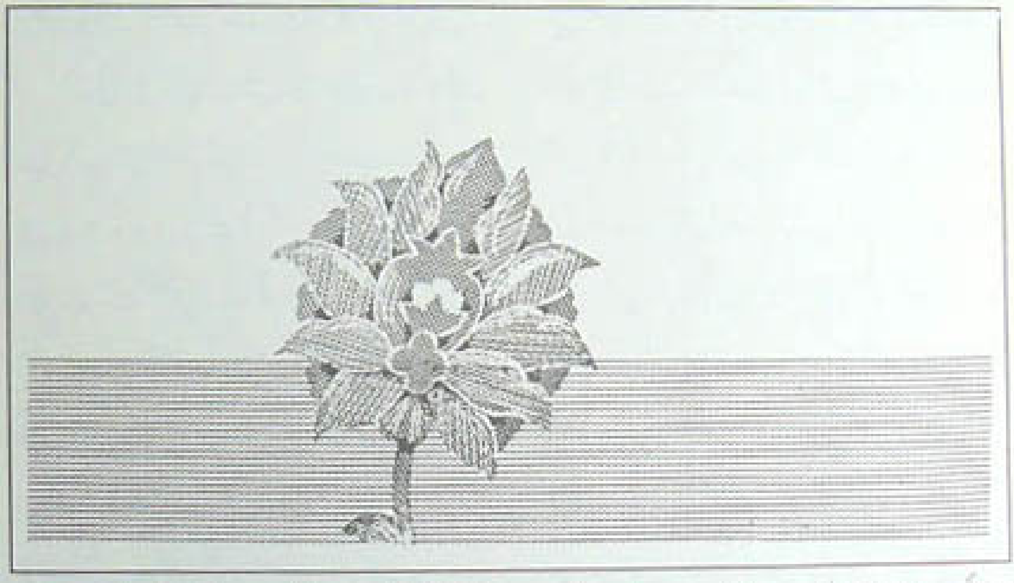

مذہب اسلام کے سلسلے میں ہمیں چاہئے کہ مرکب لفظ "شمائل شکنی" کی بجائے "عدم شمائل سازی" جیسی اصطلاح کو ترجیح دیں۔ کیونکہ اسلام میں عدم شمائل سازی صرف منفی پہلو کا حامل نہیں بلکہ اس کا مثبت رخ بھی ہے۔ چنانچہ ایسی تصاویر کو حذف کر کے جن میں ذات خداوندی کی جلوہ گری انسانی پیرائے میں کی گئی ہو فنون لطیفہ کم از کم مذہبی حلقوں میں انسان کی یہ مدد کرتے ہیں کہ وہ مکمل طور پر کھل جائے۔ یعنی انسان اپنی ذات کو اپنے سے باہر منعکس کرنے کے بجائے اپنے وجود کے مرکز میں ہی مستقر کرے۔ اگرچہ وہ ایک جگہ خلیفۃ الٰہی کے تخت پر متمکن نظر آتا ہے۔ مگر اس کے باوجود اس نے اپنی گردن میں طوق بندگی بھی ڈال رکھا ہے۔ دراصل اسلامی فنون لطیفہ کا مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس میں انسان عزت و شرف کے اس تحفے کو حاصل کرلے جو اسے ازل سے عطا کیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ہر اس چیز سے جو بمنزلہ "بت" ہو اجتناب کیا گیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان چیزوں سے بھی گریز کی جانی چاہئے جن میں بت ہونے کا شائبہ پایا جاتا ہو۔ کیونکہ نسبتاً وہ بھی بت ہونے کے ہی زمرے میں آتی ہیں اور ناپائیدار خدا و انسان کے درمیان مانع و حائل بن جاتی ہیں۔

حوالے:

1.non illusive
2.symbolism.
2.byzantine Iconoclasm.
3.Iconoclasm.
4.Aniconism.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆